

Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

اخبار ٹائمز نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ٹرنسوال میں جو ہندوستانی مقیم ہیں ان سے اچھا برتاؤ کیا جاوے۔ **لفٹنٹ گورنر** صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ نے پروفیسر ضیاء الدین احمد کو انسپکٹری سررشتہ تعلیم کا عہدہ دینا چاہا جس کی ابتدائی تنخواہ پانسو ہوگی اور ہر ایک ہزار ترقی لیکن پروفیسر مذکور نے انکار کر دیا اور لکھا کہ اگر میری زندگی کا مقصد سرکاری ملازمت ہوتا تو میں دس سال پہلے سے ملازم ہوتا۔ مبارک! مبارک!! **بیگم** صاحبہ بھوپال بھی دربار آگرہ میں شریک ہونگی۔ ان کے لئے ایک کوٹھی خاص اہتمام سے آراستہ کی جا رہی ہے۔ **کشمیر** میں ہیضہ کا بہت زور ہے اور سرینگر میں موتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ **امیر البحر** ڈوباسو سابق گورنر جنرل ماسکو پر سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک بڑے بازار میں بم کا گولا پھینکا گیا جس سے وہ زخمی ہوئے۔ دو شخص گرفتار کئے گئے۔ **لاہور میں** معزز خاندان کی لڑکیوں کے لئے وکٹوریہ گرلز ہائی سکول کھولنے کے متعلق یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور فہرست چندہ کھولی گئی قریباً بارہ ہزار کے وعدے ہوئے۔ **ہندوکش** میں سردی بہت ہے قریباً تین فیٹ برف پڑی ہوئی ہے۔ **مسٹر** ایلس انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے کام کی زیادتی کے باعث اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ **پریسیڈنٹ** روزویلٹ سان فرانسسکو میں جاپانی بچوں کے ساتھ امریکن بچوں کی مانند سلوک کئے جانے پر زور دے رہے ہیں۔ **سالانہ** زراعتی کانفرنس ۱۰ جنوری میں منعقد ہوگی۔ **تجویز** پیش کی گئی ہے کہ کلکتہ میں جلد ایک لٹریری کانفرنس بھی منعقد کی جاوے۔ **جنرل** بوتھا نے مشتہر کر دیا ہے کہ ہیٹ ورک اور برٹش پارٹی کے قومی حصے کے درمیان انتظام ہوگیا ہے اور یقین ہے کہ اس اتحاد سے گورنمنٹ کافی مضبوط ہوگی۔ **امرت سر** پٹی ریلوے کا باقی حصہ پٹی تک آمد و رفت کے لئے کھل گیا ہے۔ **سیکرٹری** آف سٹیٹ نے منظور فرمایا ہے کہ یورپین سکولوں کے استادوں کے لئے ایک ٹریننگ کالج سناور میں قائم کیا جاوے۔ **مسٹر** ولیم جونس ایم۔ پی کا ارادہ ہے کہ کھاسی کی پہاڑیوں میں جا کر بذات خود اس دلچسپ کام کو دیکھیں جو اس کے ہم وطنوں کے ذریعے کھاسیہ کے پہاڑیوں میں ہو رہا ہے۔ **مسٹر سموئیل سمتھ** ایم۔ پی جو ولایت کے مشہور ٹمپرینس ریفارمر تھے اور ہندوستان میں تشریف لائے تھے کہ کانگریس اور ٹمپرینس کے جلسوں میں شریک ہوں افسوس ہے کہ اچانک چند گھنٹے بیمار رہ کر راہی ملک بقا ہوگئے۔ وہ اندرون کی جنرل اسمبلی کے جلسے میں بھی شریک تھے۔ خداوند ان کے پسماندگان کو تسلی بخشے۔ **دہلی** میں مسلمانوں کی طرف سے ایک بنک کھولا گیا ہے جس کا نام انہوں نے اسلامیہ بنک رکھا ہے اور ایک یورپین کو اس بنک کا منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ **پچھلے ہفتے** لودیانہ میں کرسمس کے جلسے مختلف صورتوں میں کئے گئے۔ مثلاً میموریل ہسپتال میں شہر کی بہت سی عورتوں کو میجک لینٹرن دکھلایا گیا مسز نائیڈو اور مس گرین فیلڈ کی طرف سے زنانہ پارٹی ہوئی اس روز جب معمول شہر کے بہت سے بچے اور مرد اور عورتیں گرجہ میں اکٹھے ہوتے اور پادری این پریم داس نے ایک خوبصورت ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر کے وسیلے اپنے مضمون کو پیش کیا۔ **کالکا** شملہ ریلوے کو سرکار نے چھبیس لاکھ روپے پر خرید لیا ہے۔ **چین** کے باشندوں نے افیون کے مہلک اثر کو خوب پہچان لیا ہے۔ اور اس سے رہائی حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حال میں ایک پودہ دریافت کیا گیا ہے جس کے پتے افیون کے اثر کو مٹا دینے کے لئے بہت مفید ہیں۔ **سرکاری** طور پر مشتہر کیا گیا ہے۔ کہ ڈیوک آف کناٹ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ کو بحری ممالک کا دورہ شروع کرینگے۔ **مشتہر** کیا گیا ہے کہ لارڈ سلبورن صاحب دوبارہ ٹرنسوال کے گورنر مقرر ہونگے۔ **ریاست پٹیالہ** نے تعلیم کے پھیلانے میں اسقدر کوشش کی ہے کہ اس کے قریباً ہر بڑے قصبے میں مڈل یا ہائی سکول ریاست کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ **بقول** نامہ نگار پیسہ اخبار بمبئی کے ایک دولتمند مسلمان نے علی گڑھ کے نمونے پر بمبئی میں اسلامیہ کالج قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے جس پر کم از کم دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس رقم کا بڑا حصہ وہ خود ادا کرینگے اور باقی خود ہی چندے کے ذریعہ اکٹھا کرینگے۔ **نظام** حیدرآباد نے لایق طالب علموں کے لئے جو یورپ میں جا کر صنعت و حرفت کی تعلیم حاصل کریں آٹھ وظیفے مقرر کئے ہیں۔ علاوہ اس کے وہ دو وظیفے ان طالب علموں کو دینگے جو انگلستان جا کر تعلیم پاویں اور چھ ان کو جو جاپان یا ہندوستان میں ہی تعلیم حاصل کرینگے۔ انگلستان و امریکہ جانے والوں کو ۱۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ

ایڈیٹوریل نوٹس

مسلمانوں کی افسوس ناک حالت۔

جیسا ہمنے گذشتہ کسی پرچہ میں مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کا ذکر ایک مسلمان اخبار "الاسلام" سے بحوالہ مسافر آگرہ کیا تھا اسیطرح ایک اور مسلمان اخبار جاسوس آگرہ سے اپنے مسلمان بھائیوں کی مجلسی افسوس ناک حالت کا اُسی کے الفاظ میں بیان پیش کرتے ہیں ۱۴ر دسمبر کے اخبار جاسوس آگرہ میں ہندو مسلمانوں کی نااتفاقی پر ذکر کرتے ہوئے ہمارا معزز مسلمان ہمعصر یوں رقمطراز ہے کہ۔۔۔۔۔ ۔۔۔اس عداوت کا خراب اثر مسلمانوں کے لئے زیادہ مضرت رسان ہوگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ مسلمان تعلیم میں کم ہیں۔ جو صلہ میں پست ہیں۔ کاہل عیش پسند اور شیخی خورے ہیں۔ آپس میں متفق نہیں یہہ کسی کام کو شروع بڑے شد و مد سے کرتے ہیں لیکن انجام کو نہیں پہنچاتے"۔ ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں کہ" تمام عیسائی دنیا ان کو صفحۂ ہستی سے اڑا دینے کی فکر میں سبطرح لگی ہوئی ہے۔ جسکو سب اہل اخبار جانتے ہیں"۔ افسوس ہے کہ ہمارا معزز ہمعصر ایسے بے بنیاد اور متضاد استدلال سے کام لیتا ہے آپ تو ذکر کر رہے تھے ہندو مسلمانوں کے باہمی نفاق کا اور اس نفاق کو مسلمانوں کے حق میں زیادہ تر مضرت رسان ہونے کی مذکورہ بالا بنیاد اور وجہ بھی بتائی۔ مگر عیسائی بیچاروں کو اس کے متعلق ناحق دھر گھسیٹا خیر۔ آخر کار قلم اُن کے ہاتھ میں تھا جیسا چاہا لکھ مارا۔ مگر ایک بات کی طرف ہم بھی انکو توجہ دلائے دیتے ہیں کہ جب مسلمانوں میں جناب ہی کے قول کے مطابق ایسے ایسے مذکورہ بالا اوصاف حسنہ موجود ہیں اور علاوہ ان کے وہ بھی جنکا ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں بحوالہ مسافر آگرہ کیا ہے۔ تو وہ خود ہی صفحۂ ہستی سے اڑ جاینگے کسی کے کچھ کرنے سے کیا بنتا ہے جو جو بادشاہت آپسمیں نفاق کا مادہ اور عمل رکھتی ہے وہ خود ہی برباد ہو جائیگی۔ بربادی کے باعث تو خود اپنے ہی ہیں اور الزام دھرتے ہیں بیچارے مسیحیوں پر آخر کردنی خویش آمدنی پیش کا مسئلہ ہو ہی جائیگا۔

شہنشاہ اورنگ زیب اور اُس کا اُستاد۔

یہی اخبار اسی نمبر میں ریاست جے پور کے متعلق ایک قصہ بیان کرتا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ لیکن جس مقصد سے ہمارے معزز ہمعصر نے وہ قصہ بیان کیا ہے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن چونکہ وہ قصہ مسلمانوں کی اُس افسوس ناک حالت کی جسکا ذکر ہم ابھی اوپر کر آئے ہیں ایک خاص اور بنیادی وجہ بیان کرتا ہے اس لئے اس کا بھی درج کرنا خالی از معانی و دلچسپی نہوگا۔ وہ قصہ یوں ہے۔ "شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے حالات میں لکھا ہے کہ جب وہ مالک تخت و تاج ہوا تو شہنشاہ کے ایک پرانے استاد اس کے پاس اس امید پر آئے کہ اورنگ زیب انکو سلطنت میں کوئی عہدہ دے لیکن مدبر عالمگیر نے اس موقعہ پر کیا عمدہ جواب دیا جو ہر ایک بادشاہ کو سننا چاہئے"۔

شہنشاہ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ و کعبہ اس میں شک نہیں کہ آپ میرے استاد ہیں اور اس لئے میں آپکی عزت کرنے کے لئے ہر وقت موجود ہوں لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ آپنے جو مجھے تعلیم دی وہ اس وقت میرے بالکل کام نہ آئی۔ آپنے نہ مجھے تاریخ عالم سے آگاہ کیا۔ نہ آپنے مجھے علم جغرافیہ پڑہایا بلکہ آپنے مجھے جو کچھ پڑہایا۔ اگر میں اس پر عامل ہوں تو اس میں شک نہیں کہ سلطنت کھو بیٹھوں کیونکہ آپکی تعلیم بالکل دقیانوسی تھی جس سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا۔ یہہ کہکر اور کچھ دے دلا کر عالمگیر نے اپنے استاد کو رخصت کیا"۔

اب سوال لازم آتا ہے کہ وہ کون سی تعلیم ہے جو عالمگیر کے استاد نے اسکو دی تھی۔ اور جو دقیانوسی تعلیم تھی۔ اور جس سے کوئی فایدہ مرتب نہیں ہو سکتا تھا؟ عالمگیر ایک بڑا پکا اور زبردست مسلمان بادشاہ تھا یقیناً اسکو اعلیٰ سے اعلیٰ محمدی علوم قرآن۔ حدیث۔ فقہ و مسلمانی فلسفہ۔ او محمدی پالٹیکس کی تعلیم ملی ہوگی۔ مگر از روئے بیان خود اورنگ زیب اسکی شاہانہ حیثیت کے بالکل منافی اور پولٹیکل حالت کے بالکل غیر مناسب اور غیر مفید تھی۔ نہیں نہیں۔ بلکہ محض "دقیانوسی" تھی جس سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا تھا۔ بس جب بقول خود آپکی مذہبی اور قومی تعلیمات کا یہہ عالم ہے اور اس کا نتیجہ بھی دقیانوسی ہے جس کا آپنے مسلمانوں میں ہونا بیان کیا ہے تو بھلا پھر مسلمانوں کے صفحۂ ہستی سے اڑ جانے مین کونسی کسر باقی رہ گئی جسکو عیسائی پوری کر رہے ہیں۔ واہ صاحب خوب! قصور تو اپنے ہی ہیں۔ اور نام ہو بیچارے عیسائیوں کا۔ عیسائی سلطنت کے ماتحت ہو کر ایسے امن و آسائش سے بسر کرنا۔ بر ملا آئے شد ہو کر حقوق مانگنا اور پانا۔ بڑے بڑے پولیٹیکل معاملات میں سرکار کے دخیل ہونا۔ اور اسکو بے نقط سنانا۔ اور سرکار کا از حد تحمل اور برداشت سے آپ جیسوں سے زہر دمع سننا اور پھر کانوں میں تیل ڈالکر خاموش رہنا وغیرہ وغیرہ کیا یہ سب وہی باتیں ہیں جنکو آپ اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں کہ" تمام عیسائی دنیا انکو صفحۂ ہستی سے اڑا دینے کی فکر میں سبطرح لگی ہوئی ہے جسکو سب اہل اخبار جانتے ہیں"۔ اس سے بڑھکر ہم اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ "برین عقل و دانش بباید گریست"۔

اخبار ٹربیون کا مقدمہ - در عدالت میجر پی۔ ایس۔ ایم۔ برلٹن مجسٹریٹ ضلع جالندھر۔

مدعی۔ کپتان مک کچنی آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن جالندھر چھاونی ؛

بنام

کالی پرسن چٹرجی والفرڈ نندی اڈیٹران } ملزمان
موہن چند طبع و مشتہر کنندہ اخبار ٹربیون لاہور }

کپتان موصوف کی عرضی حسب ذیل ہے :-

(۱) کہ فدوی انڈین میڈیکل سروس کا ایک ممبر ہے فی الحال جالندھر چھاونی میں سول سرجن ہے ؛

(۲) کہ ملزمان نمبر ۱ و ۲ اڈیٹران و ملزم نمبر ۳ طبع و مشتہر کنندہ اخبار ٹربیون لاہور کے ہیں ؛

(۳) کہ ملزمان مذکورہ بالا نے ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچوں میں اس کے متعلق مضمون لکھکر چھاپ کر شائع کرکے اور فروخت کرکے فدوی کو بدنام کیا ہے ؛

(۴) کہ مضمون مذکورہ بالا میں ملزمان نے فدوی کے متعلق کچھ الزامات بنائے و مشتہر کئے ہیں۔ جو بغرض نقصان پہنچانے یا جانکر یا باور کرکے کہ وہ الزامات فدوی کی ذاتی اور پیشہ کی عزت و شہرت کو نقصان کریں گے لگائے گئے ہیں اور جن کا مدعا اُس کے پیشہ کی لیاقت و اُس کی اپنی حیثیت پر دھبہ ڈالنا ہے ؛

(۵) کہ مضمون متذکرہ کا سارا کا سارا رد فدوی کو بدنام کرنا اور اُس پر جھوٹ بولنے۔ دھوکا دہی اور اُس کی اپنے پیشہ سے ناواقفیت ظاہر کرنا ہے۔ ماسوائے اس کے وہ عبارت جس کی طرف فدوی خاص اشارہ کرنا چاہتا ہے حسب ذیل ہے :-

(۱) مرحوم قلی بھنگی تھا اور اس کا نام سہیا تھا۔ اس کے باپ کا نام میاں ہے۔ جو کہ قصبہ گہبان زد بستی شیخ در تحصیل جالندھر کا باشندہ ہے مرحوم کی عمر قریب ۱۶ برس کے تھی۔ وہ اپنی موت کے چند لمحہ پہلے بالکل تندرست صحیح و سالم تھا

(پ) تعلیم یافتہ ہندوستانی ایسے معاملوں میں تیوری چڑھا لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں ایسے مقدموں میں انصاف غیر ممکن ہے۔ وہ ایسے مقدمہ کو "تلی کے مقدمے" یعنی وہ بیماری جس میں تلی بڑھ جاتی ہے اور جس میں کہ انسان تلی پر ذرا دھکا پہنچنے سے مرجاتا ہے۔ کہتے ہیں۔

(س) یہ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر نے مجسٹریٹ ضلع مسٹر برلٹن صاحب سے کہا کہ لڑکا ڈبل نمونیہ سے مرگیا۔ مقدمہ چھوڑ دیا گیا۔ ڈاکٹروں کے جو دل میں آوے وہ کہیں لیکن ذہین و فہمیدہ پبلک اس پر ہنسیگی۔

(ج) یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ تندرست لڑکا چند لمحوں میں سال کے نہایت ہی گرم موسم میں ڈبل نمونیہ کا شکار ہوجاوے۔

(د) اگر جیسا کہ ہمارا نامہ نگار جالندھر سے لکھتا ہے۔ ان مقدموں میں سے ایک بھی میڈیکل افسر کی شہادت پر عملی طور پر دبایا جاویگا۔ تو ہم بہت زور سے کہیں گے کہ پبلک کو اس نتیجہ سے تسلی نہ ہوگی۔ اور ہم لفٹنٹ گورنر پنجاب و لارڈ کچنر کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں خوب چھان بین کے ساتھ تحقیقات کریں

(۶) کہ عبارت و واقعات جو کہ ان مضامین میں درج ہیں۔ وہ جھوٹے و ہتک آمیز ہیں اور بغیر خبرگیری یا احتیاط یا مختلف الزامات کی سچائی کی تحقیقات کئے جانے کے بعد شائع کئے گئے ہیں۔ اور ایسے تھے جن کو ملزمان جانتے تھے۔ کہ وہ فدوی کی ذاتی یا بطور ایک میڈیکل افسر و پرائیویٹ شخص کے اُس کی پیشہ کی عزت و شہرت کو نقصان پہنچاوینگے و بدنام کرینگے لہذا فدوی زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ تعزیرات ہند ملزمان مذکور پر الزام لگاتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اُن کے ساتھ قانون کے مطابق برتاؤ کیا جاوے ؛

دستخط۔ ڈبلیو۔ ای۔ ایم۔ کیمچین۔ کپتان آئی۔ ایم۔ ایس۔

دستخط۔ الوبن ٹرنر وکیل سرکاری ڈسٹرکٹ قانونی مدعی

کپتان مک کچنی صاحب کا بیان در عدالت۔

ماہ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں میں جالندھر چھاونی کا سول سرجن تھا۔ میں نے اس پنکھا قلی کے جسم پر جو اس ماہ میں آرائے لائنس میں مرا تھا۔ پوسٹ مارٹم کیا تھا اس پوسٹ مارٹم کے کچھ عرصہ بعد ہی ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کے ٹربیون میں کچھ مضامین نکلے جن کی نقل مثل میں درج ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ مضامین میری عزت و حیثیت پر بطور پیشہ ور کے اثر کرتے ہیں۔ کیونکہ میں وہ افسر تھا جس نے کہ وہ پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ میں یہ بھی خیال کرتا ہوں۔ کہ ان کا اشارہ ہے کہ میں نے روبرو مجسٹریٹ ضلع تحقیقات میں شہادت دیتے وقت دھوکا دیا۔ کیونکہ میں نے تصدیق کیا تھا۔ کہ موت کی وجہ ڈبل نمونیہ ہے اور مضامین مذکورہ کا یہ منشاء تھا کہ وہ پنکھا قلی ضرب سے مرا نہ کہ کسی بیماری سے اور یہ کہ میری شہادت جھوٹ پر مبنی تھی تا کہ موت کا اصل سبب چھپایا جاوے ؛

ان بناپر میں تینوں ملزمان پر زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ تعزیرات ہند سے الزام لگاتا ہوں کہ انہوں نے مجھ کو بدنام کیا ؛

دستخط پی۔ برلٹن مجسٹریٹ ضلع۔

دستخط ڈبلیو۔ ای۔ ایم کچنی کپتان آئی۔ ایم۔ ایس۔

سہیا کی موت کی تحقیقات پر حکم

اس مقدمہ کے حالات حسب ذیل ہیں :- ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی رات کو سوا گیارہ بجے کے قریب بارک نمبر ۳ شادی شدہ رہنے والوں کی بارک میں پنکھا چلنا بند ہوگیا۔ کارپورل ریوس جو کہ اُس بارک میں رہتا ہے باہر دیکھنے

کو گیا کہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے پایا کہ وہ آدمی جس کو کہ پنکھا کھینچنا چاہیے تھا زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ آواز لگانے پر وہ بڈھا آدمی جاگ اٹھا۔ اور زمین پر پڑے ہوئے آدمی کی طرف دیکھ دیکھ کر اس کو زندہ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کارپورل ریوس بہت ہی نزدیک تھا اور اس نے معلوم کیا کہ وہ آدمی مر گیا تھا۔ اس نے فوراً سرجنٹ میجر کو اس معاملہ کی رپورٹ کی۔ سرجنٹ میجر ایڈرریوز فوراً اس مقام پر آیا اور اس نے سہیا والد مرحوم اور جمعدار قلی نہام ٹھکرا دونوں سے پوچھا۔ اس سوال و جواب کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ مہیا والد مرحوم نے الزام لگایا کہ ایک گورا بارک نمبر ۳ سے دوڑ کر باہر آیا تھا۔ اور اس نے اس کے بیٹے کے فوطہ میں لات ماری کیونکہ پنکھا ٹھیک طور پر نہیں کھینچ رہا تھا۔ وہ گورا اپنی بارک کو واپس بھاگ گیا۔ اور اس کا بیٹا گر پڑا اور مرگیا۔ سرجنٹ میجر نے اس سے شخص کو پہچاننے کو کہا۔ اور اس نے باؤس نامی ایک گورے کو شناخت کیا۔ سرجنٹ میجر نے پولیس کو بلوا بھیجا۔ اور خود اردلی افسر مسٹر شوارٹ کو رپورٹ کرنے کے لئے گیا۔ مسٹر موصوف کے آجانے پر مہیا نے اپنا قصہ پھر دوہرایا۔ اور اس سے مجرم کو پھر شناخت کرنے کو کہا گیا۔ اس مرتبہ اس نے کارپورل ایڈورڈس کو جو اس بارک میں رہتا ہے پہچانا۔ پولیس نے مہیا کا بیان قلمبند کر لیا۔ اور وہ ایک خاص ضروری بات میں اختلاف کرتا ہے۔ اس میں اس نے صاف بیان کیا ہے کہ وہ ملزم کو نہ پہچان سکتا۔ لیکن وہ اس بارک کو بتلا سکتا ہے جس کی طرف کہ وہ گورا دوڑا گیا تھا۔ اس کی پولیس نے تصدیق نہیں کی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن شناخت پھر کروائی گئی تھی۔ اور اس دفعہ پھر اس نے کارپورل ایڈورڈس ہی کو دوبارہ پہچانا۔ اس پر پولیس نے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند چالان مقدمہ کیا۔ مرحوم کی لاش مردہ خانہ لائی گئی۔ اور پوسٹ مارٹم کرنل کارنیگل و کپتان مک گچن صاحب نے سرانجام دیا۔ ان دو افسران کی رائے موت کی وجہ کے بارے میں کافی سمجھنی چاہیئے۔ وہ آدمی ڈبل نمونیہ سے مرا۔ میں نے دونوں افسران پر ممکنات کے بارہ میں خوب سوال و جواب کئے۔ لیکن کوئی اندرونی و بیرونی ضرب کے نشانات خاصکر فوطہ میں یا اس کے قریب جس کے بارہ میں کہ مہیا والد مرحوم نے الزام لگایا تھا کہ موت کا باعث ہوئی۔ موجود نہ تھے۔ مہیا کا بیان بوجوہات ذیل بالکل جھوٹ ہے۔ ڈاکٹری شہادت صاف ظاہر کرتی ہے کہ وہ آدمی ڈبل نمونیہ سے بیمار تھا اور یہ نہایت ہی معجزہ کی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس نے اس رات پنکھا کیونکر کھینچا۔ اور یہ کہ وہ کم از کم ۴ روز قبل سے ضرور بیمار ہوگا پھیپھڑے تمام سوج گئے تھے اور سانس لینے کے لئے مشکل سے ہوا کے سوراخ موجود تھے۔ اور بیماری کی وجہ سے وہ مرگیا۔ تاہم امرا و مہیا دونوں کہتے ہیں۔ کہ مرحوم اچھا ہی نہیں بلکہ تندرست تھا۔ مہیا کہتا ہے کہ اس نے گورے کو دوڑ کر باہر آتے دیکھا۔ اس نے اس کے بیٹے کے فوطوں میں اس زور سے لات ماری کہ وہ فوراً گر پڑا اور مرگیا۔ تاہم دو ڈاکٹروں کی قابل تسلیم شہادت موجود ہے کہ کوئی جسمانی ضرب کے نشانات موجود نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مہیا نے بیان کیا۔ وہ واقعہ ہوا تھا تو ضرور اندرونی یا بیرونی نشانات موجود ہوتے امرا کا بیان ظاہر کرتا ہے۔ کہ جب وہ مرحوم پنکھا قلی کے پاس کوئی ۱۰ منٹ قبل آیا تھا تو وہ مردہ پڑا تھا۔ اور اس کا باپ مہیا سو رہا تھا۔ غالباً یہہ ہی واقعات ہیں اور کارپورل ریوس نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ پس مہیا کا بیان اپنے چشم دید واقعہ کے متعلق صریح جھوٹ ہے۔ اس بات کی تقویت کافی ہو جاتی ہے جب شناخت کرنے کے معاملہ کی طرف دیکھا جاتا ہے صرف ۳ یا ۴ آدمی کھڑے کئے تھے۔ اور اس نے سوچا کہ کارپورل ریوس پر الزام لگانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا برتاؤ اول ہی سے بالکل صاف رہا تھا۔ وہ غالباً اس بارک کے رہنے والوں کو پہلے سے پہچانتا تھا۔ کیونکہ وہ وہاں ۲ روز سے پنکھا کھینچ رہا تھا۔ پس اس نے پہلے باؤس گورے کو شناخت کیا اور دوسری بار کارپورل ایڈورڈس کو اگرچہ پہلے وہ پولیس سے کہہ چکا تھا۔ کہ وہ کسی کو نہیں پہچانتا۔ لیکن صرف اس مکان کو بتلا سکتا ہے۔ جہاں وہ آدمی بھاگ کر گیا لیکن میرے سامنے اس نے کارپورل ایڈورڈس کو ملزم قایم رکھا اگرچہ جائے واردات پر اس نے باؤس کے مکان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ اس ہی میں وہ گورا بھاگ گیا۔ پس مجھ کو اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی پس و پیش نہیں۔ کہ وہ پنکھا قلی قدرتی موت مرا۔ اور کسی قسم کی ضرب یا نقصان اس کو نہیں پہنچایا گیا۔ اور مہیا والد مرحوم جان بوجھکر ارادتاً بری نیت سے کارپورل ایڈورڈس پر لات مارنے اور اپنے بیٹے کی موت کا باعث ہونے کا الزام لگاتا ہے اور اس تحقیقات میں جھوٹی شہادت دیکے جرم کا مرتکب ہے حالانکہ ڈاکٹری شہادت بالکل اس کے مخالف ہے پس میں مہیا سے جواب طلب کرتا ہوں کہ کیوں نہ اس کو زیر دفعہ ۲۱۱ و ۱۹۳ و ۱۹۴ ماخوذ کیا جاوے ؂

۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

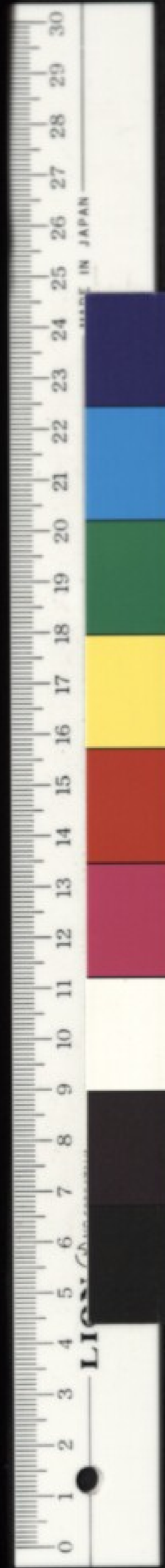
دستخط پی برٹن مجسٹریٹ ضلع

درعدالت میجر برٹن صاحب مجسٹریٹ ضلع

مدعی۔ قیصر ہند بنام

ملزم۔ مہیا ولد نہالا قوم چمار ساکن لکھا کھل قصبہ

ملزم معہ اپنے وکیل مسٹر بھگت رام بیرسٹر کے موجود عدالت تھا۔ عدالت نے حکم دیا۔ اس مقدمہ کے واقعات وہی ہیں جو میں نے اپنے ۱۰ مئی کے حکم میں درج کئے ہیں۔ ان کا دوہرانا ضروری نہیں اس تحقیقات کا یہ





نتیجہ تھا۔ کہ مرحوم قدرتی موت مرا اور مہیا پر جھوٹی شہادت دینے کا الزام لگایا گیا۔ قابل و عالم مشیر قانونی ملزم کے وجوہات سننے کے بعد میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا۔ کہ اپنی رائے کو تبدیل کروں واقعات مہیا کے برخلاف بالکل صاف ہیں۔ اور میرے خیال میں اس نے ارادتاً اور بری نیت بغیر کسی وجہ کے جھوٹا الزام قتل کا لگایا لہٰذا میں حکم دیتا ہوں۔ ....

کہ اُس پر زیر دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۴ تعزیرات ہند مقدمہ قائم کیا جاوے میں اس مقدمہ کو منشی وزیر سنگھ کی خدمت مین فیصلہ کے لئے بھیجتا ہوں۔ یہ اس عدالت کو بھیجا جاوے۔ اور اگر وہ مناسب سمجھیں۔ تو ضمانت پر رہا کیا جاوے ۔ مورخہ ۴ ر جولائی

دستخط پی۔ برٹن۔ مجسٹریٹ ضلع۔

درعدالت منشی وزیر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول جالندھر

نمبر مقدمہ بنام مہیا چمار

لفٹنٹ کرنل کاریکل انچارج جنرل ہسپتال جالندھر نے حلفاً بیان کیا ہے ۔ ۷ ر مئی سنہ ۱۹۰۶ء صبح مجھ کو ہسپتال میں خبر ملی کہ وہاں ایک مردہ قلی کی لاش آئی ہے میں نے کپتان مک کچنی واسسٹنٹ سرجن لاہن کے ہمراہ پوسٹ مارٹم کیا۔ مردہ کا جسم ایک سولہ برس کے جوان تندرست کا معلوم ہوتا تھا میں نے کوئی حال کی ضرب کے نشانات جسم کے کسی حصہ پر نہیں پائے۔ جگر بالکل سوج گیا تھا داہنا پھیپھڑا بالکل کالا ہو رہا تھا۔ صرف اوپر کے حصہ میں ہوا کے لئے جگہ موجود تھی۔ بائیں طرف پھیپھڑا بھی ویسا ہی تھا۔ پلورسی کے نشانات موجود نہ تھے داہنی طرف دل کا حصہ پھولا ہوا تھا۔ بائیں طرف سکڑا ہوا تھا۔ اور خالی تھا۔ اس کا رنگ تندرست تھا۔ اور مضبوطی ظاہر کرتا تھا۔ تلی چھوٹی رنگ میں کالی اور صحیح و سالم تھی گردہ تندرست تھا۔ تلی اور گردہ میں جما ہوا خون موجود تھا۔ وہ خون پھیپھڑے کی بیماری کی وجہ سے جم گیا تھا ایسی بیماری میں خون فوراً جم جاتا ہے میرے خیال میں موت ڈبل نمونیہ کی وجہ سے ہوئی۔ مجھ کو شبہ تھا کہ کہیں پلیگ کا کیس نہ ہو۔ آخر میں اس نتیجہ کو پہنچا کہ موت کا باعث ڈبل نمونیہ ہی تھا۔ فوطے اپنی جگہ پر موجود تھے اور تندرست تھے اور اُن پر کسی ضرب کے نشانات موجود نہ تھے۔ فوطوں کی تھیلی بھی تندرست تھی۔ اگر فوطوں کو ضرب پہنچی ہوتی۔ تو وہ پلپلے و پچکے ہوئے ہوتے اور خون بہا ہوتا ۔

جرح پر گواہ نے بیان کیا :۔ میرے پوسٹ مارٹم کے نوٹس اپنی اطلاع کے لئے گئے تھے۔ نہ کہ گورنمنٹ کی کتاب میں میرے پاس میرے گھر پر وہ ایک کاغذ کے پرچہ پر ہیں۔ وہ ردی نوٹ ہیں۔ کپتان مک کچنی صاحب نے کوئی نوٹ نہیں کئے۔ میں نے یہ نوٹ اس لئے کئے تھے تاکہ میں جسم کی عام حالت کو نہ بھول جاؤں۔ اُن پر کپتان صاحب موصوف کے دستخط نہیں۔ میں نے پہلے اُن کو پنسل سے پوسٹ مارٹم کے کمرہ میں لکھا تھا۔ اور گھر جا کر ان کو روشنائی سے لکھ لیا۔ میں نے پنسل کے لکھے ہوئے نوٹ ضائع کرائے۔ کیونکہ میرے خیال میں اُن کی ضرورت نہ تھی ۔

(نوٹ) اس موقعہ پر گواہ نے ملزم کے وکیل کی درخواست پر نوٹ لانے کی اجازت مانگی ۔

۷ ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء (دستخط وزیر سنگھ)

میں نوٹ کو پیش کرتا۔ پہلے مجھ کو شبہ ہوا۔ کہ مرحوم شاید پلیگ سے مرا ہو۔ میں نے تمام احتیاط پلیگ کے بیماری سے بچاؤ کرنے کی اختیار کریں۔ میں نے مرحوم کا خون بطور نمونہ کے معائینہ کے لئے رکھ لیا۔ لیکن وہ نمونہ شیشہ پر تھا اور خراب ہو گیا۔ ۷ ر جولائی

دستخط وزیر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول لو معاملات کیلئے

جرح ملتوی کرائی گئی۔ کیونکہ کپتان مک کچنی صاحب غیر حاضر تھے۔ دستخط کاریکل۔ لفٹنٹ کرنل آر۔ اے ایم۔ سی ۔ (از پرکاش)

اس نے بجلیوں کو بارش کیلئے بنایا۔ یہ مقولہ

یرمیاہ نبی ۵۱ : ۱۶ میں درج ہے ۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے قدرت میں ایک قانون رکھا ہے کہ بجلی کے ذریعہ سے بارش ہو۔ یہ مقولہ مسیح سے ۶-۷ سو سال پیشتر کا ہے جبوقت موجودہ سائینس کا نام و نشان بھی نہ تھا جبوقت قدیم یونانی اور رومی لوگ بجلی کو مشتری دیوتا کا اور ہندو رشی لوگ یعنی وید کے مصنف اسکو اندر دیوتا کا ایک حربہ جنگ تصور کرتے تھے۔ جس کو آجکل سائینس نے بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ مگر بائیبل نے اس مسئلہ کو سینکڑوں برس پیشتر ظاہر کر دیا تھا جسکو آج سائینس نے بڑی تحقیقات اور تجربہ سے بالکل درست پایا اور اسکی صحت پر صاد کیا۔ کہ تیز۔ بارش۔ ژالہ۔ اور ممالک معتدلہ کی ہوائیں بجلی ہی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ آبی انجروں کے چھوٹے چھوٹے ذرات میں سے ہر ایک ذرہ اپنی نہایت منجمد حالت میں بھی بجلی کے ایک غلاف کے اندر پورے پورے طور پر ملفوف ہوتا ہے۔ اور یوں وہ ایسا سبک ہو جاتا ہے کہ ہوا اُسکو بہ آسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتی ہے جب یہ ذرات بذریعہ حرارت پھیل جاتے ہیں تو اس کا خاص وزن کم ہو جاتا ہے اور چونکہ انکی سطح پھیل گئی ہوتی ہے اس لئے بجلی کا وہ خول بھی زیادہ وسیع اور بڑا ہو جاتا ہے جسمیں وہ ذرہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور بوجہ زیادہ سبک ہونے کے وہ ذرات ہوا مین صعود کر جاتے ہیں جب یہ ذرات اعلیٰ طبقات میں پہنچتے ہیں تو وہ منجمد ہو جاتے ہیں اور چونکہ انجماد کے سبب سے انکی سطح۔ سکڑ جاتی ہے اس لئے بجلی بھی ان میں بہت زیادہ جذب ہو جاتی

ہے اگر ذرات کی یہہ حالت سطح زمین کے نزدیک وارد ہو تو بجلی کی وہ کثرت کم ہوجاتی ہے اور ذرات شبنم کی صورت میں ہوکر خس وخاشاک اور درختوں کے پتوں اور زمین پر گر پڑتے ہیں۔ لیکن اگر وہ زمین کی کشش کہربائی کے اثر سے اوپر اور وہاں پر منجمد ہوجائیں تو وہ بجلی کے ذریعہ سے اور زیادہ سبک ہوجاتے ہیں اور جب وہ زاید بجلی زائیل ہوجاتی ہے تو ذرات ایک دوسرے کو کشش کرنے لگ پڑتے ہیں جس سے بادل اور بارش پیدا ہوتی ہے ÷

دلائی لاما اور اُرگا لاما ۔ ناظرین اس امر سے شاید واقف ہوں گے کہ تبت اور منگولیا کے لاما گروہ مجرد رہنا ثواب اور پاکیزگی سمجھتے ہیں ٹھیک جیسے کہ رومن کیتھولک پادری لوگ۔ مگر آجکل ارگا لاما نے اس قسم اور دستور کو توڑکر ایک روسی عورت سے شادی کرلی ہے۔ اس سبب سے منگولیا اور تبت میں بڑی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ دلائی لامہ معہ دیگر لاموں کے ارگا لاما کے پاس گیا ہوا ہے تاکہ اس کی وجہ دریافت کرے۔ لامہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے اس فعل سے کچھ نقصان نہیں ہوا مگر صرف یہی کہ ارگا لاما نے اپنا مرتبہ اور پجاری ہونے کا منصب اور دیگر کل حقوق کھودیئے۔ یہہ ارگا لاما بدھ مت والوں کی نظر میں بلحاظ رتبہ دلائی لامہ اور تاشی لامہ کے بعد تصور کیا جاتا ہے۔ یہہ لوگ اس کی اس حرکت کی وجہ سے اُس کو تخت سے گرادینے کا خیال مطلق نہیں رکھتے۔ ارگا لامہ بڑے زور سے کہتا ہے کہ میرے حقوق میں ذرا سا حق بھی زائیل نہیں ہوا۔ اور لوگ اس امر میں اس کی حمایت پر ہیں۔ ممکن ہے کہ دلائی لامہ کی یہہ تجویز کہ ارگا لامہ اپنے تمام حقوق سے محروم کردیا جائے۔ رائیگان ہوجاوے۔ مگر ساتھ ہی اس کے تاشی لامہ کو ہر غیب دیجاتی ہے کہ وہ اس کا مقابلہ کرے۔ لہاسہ میں تو بڑی ہلچل مچی ہوئی ہے مگر تبت میں اس کی بابت کچھ بھی خرخشہ نہیں ہے ÷

ہوائی بجلی کے کرشمے ۔ ۲۰؍ نومبر کو مسٹر والدیمر پولسن نے بڑے بڑے سائنٹفک علماء کی ایک جماعت کے روبرو کونیس ال لندن میں ایتھریل الکٹریسٹی کے اپنے نئے نظام کے بعض عجوبات کا بیان کیا جو سائنٹیفک دنیا میں بڑے بڑے حیرت افزا کرشمے نظر آتے ہیں۔ سب سے پہلے مسٹر پولسن نے بیان کیا کہ میری ایجاد کردہ الکٹریسٹی فی سیکنڈ دس لاکھ سے کچھ کم جنبش ہوا میں پیدا نہیں کرسکتی۔ اور یوں اُس الکٹریسٹی سے ایک متواتر تھرتھراہٹ ہوا میں برابر جاری رہتی ہے۔ اس کا ایک کرشمہ یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بجلی کی حرارت سے روشن ہوجانے والے چھ لیمپ برابر برابر رکھے ہوئے تھے وہ اس کی طاقت سے بغیر کسی قسم کی تار کے ذریعہ کے خود بخود روشن ہوگئے۔ اور ایک لیمپ تو مسٹر پولسن کے جسم کے اندر سے روشن کردیا گیا تھا۔ یعنی لیمپ اور اُس طاقت کے درمیان مسٹر پولسن کھڑے کردیئے گئے اور اس طاقت کو جب حرکت دیگئی تو وہ مسٹر پولسن کے جسم کے اندر سے ہوکر گذری اور لیمپ کو روشن کردیا۔ پھر وسطی ہوا کے اندر اسی کی طاقت سے ایک تانبے کی تار گلادی گئی۔ مگر نہایت دلکش نظارہ تانبے کی ایک جھومتی ہوئی تار کا تھا جو تاریکی میں ایک بنفشی رنگ کے شعلہ کی مانند اس وقت نظر آتی تھی جبکہ اس پر اس ایتھریل طاقت کا استعمال کیا گیا تھا۔ موجد کا قول ہے کہ اس میں بے تار کی خبر رسانی کے فائدہ کے علاوہ بے تار کے ٹیلفوں کا مسئلہ بھی حل ہوجائیگا انسان بھی کیا کیا کچھ کرسکتا ہے۔ اس نے عالم کے عناصر کو کہاں تک قابو میں کرکے کیسے بڑے بڑے اور ناممکن کام کردکھائے ہیں۔ اگر اس سسٹم نے زیادہ ترقی کی تو اُس سے وہ کام ہوا کرینگے جنکا شاید آجکل ہونا ایک ناممکن امر معلوم ہوتا۔ ایک زمانہ نبوی معجزات کا تھا۔ اب سائنٹیفک معجزات کا زمانہ ہے۔ چونکہ اس کے اسباب انسان کو محسوس ہوتے ہیں اس لئے اس پر اس قدر تعجب نہیں کیا جاتا اور اس کو ناممکن اور خلاف قانون قدرت قرار نہیں دیا جاتا جسقدر نبوی معجزات پر تعجب کیا اور اس کو خلاف قانون قدرت قرار دیکر ناممکن الوقوع کہا جاتا ہے۔ خیر وہ دن دور نہیں جبکہ یہہ سائنٹفک معجزات اُن روحانی اور نبوی معجزات کا حل کردینگے اور بائیبل اور سائنس ایک دوسرے سے ہمکنار اور بغلگیر اور بالکل متحد ہوجائینگے۔ اور تمام شکوک اور فرق زائیل ہوجائینگے۔

گناہ کی طبعی تاریخ ۔ کسی شئے یا فعل کی تاریخ اس کے آغاز سے شروع ہوتی ہے۔ اور جس شئے یا فعل کا آغاز نہیں اُس کی تاریخ بھی اپنے حقیقی معنوں میں نہیں ہوتی کیونکہ تاریخ میں اُس شئے کے ہستی میں آنے اور فعل کرنے اور منفعل ہونے اور کل سلسلۂ ہستی اور اُس کے اختتام کا مفصل بیان ہوتا ہے۔ اسی طرح گناہ کی طبعی تاریخ کا پتہ لگانا اُس کے آغاز و انجام اور اس کے نشو و نما درمیانی مدارج یا نتایج وغیرہ کی تحقیقات کرنے کا نام ہے۔ اور اُس کی تاریخ طبعی کا پتہ لگانا ایک ضروری امر ہے۔ ازروئے بائیبل گناہ کی تاریخ انسان کی ہستی کی تاریخ سے ایک عرصہ بعد شروع ہوتی ہے۔ انسان ابتداءً خدا کے ہاتھ سے بالکل بےگناہ اور معصوم نکلا تھا۔ ممکن نہ تھا کہ ایک بیگناہ بے عیب۔ راست۔ قادر مطلق اور بیحد دانا خدا ایک ایسا انسان پیدا کرتا جسمیں گناہ کے اصول موجود

ہوتے۔ ممکن ہے کہ ایک معصوم۔ ذیعقل صاحب اختیار۔ اور ذمہ دار ہستی میں ایسے اصول موجود ہوں جو آزمائش کے متحمل ہو سکیں۔ مگر پھر بھی وہ بالذاتہا اور اُن اصولوں کے قایم کنندہ کی نیت میں بالکل پاک اور غیر لوث ہوں۔ لہذا تا وقتیکہ وہ امتحان کے تحت میں نہ آویں وہ خراب نہیں ہو سکتے۔

اور اگر امتحان کے تحت میں آنے کی حالت میں بھی وہ اصول بجنسہ اپنی ذات میں صاحب اصول کیجانب سے قایم اور غیر متبدل رہیں تو گناہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی حالت آدم اور حوا کی اسوقت تک تھی جب تک کہ انہوں نے باوجود زیر آزمائش ہونیکے ان اصولوں کو بجنسہ اپنی ذات میں قایم اور غیر متبدل رکھا۔ مگر جب انہوں نے جو صاحب اصول و اختیار تھے دیدہ دانستہ ان سے تعرض کیا اور انکو تبدیل کر دیا اور قایم نہ رکھا تو وہ فوراً گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ اُن کے پاس کوئی عذر ناواقفیت یا بے اختیاری یا غیر ذمہ داری کا نہ تھا۔ پس اُسی وقت سے گناہ کی طبعی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اور گناہ اور اس کے نتایج کا سلسلہ عین اُسی آن سے کل مخلوقات و انسان پر جاری ہوا اور ابتک جاری ہے۔ اس تاریخ کا اختتام مسیح کی معاوضانہ صلیبی موت اور اس کی قیامت پر ہوتا ہے جس نے اپنی زندگی سے دنیا پر فتح پائی ہے" موت نگلی گئی اور فتح حاصل ہوئی۔ اے موت۔ تیری فتح کہاں رہی۔ اے موت تیرا ڈنگ کہاں رہا۔ موت کا ڈنگ گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت سے ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمکو فتح بخشتا ہے۔ پس اے میرے عزیز بھائیو ثابت قدم اور قایم رہو۔ اور خداوند کے کام میں ہر وقت ترقی کرتے رہو۔ کیونکہ یہہ جانتے ہو کہ تمہاری محنت خداوند میں بے فایدہ نہیں ہے"۔

دانیل کی کتاب میں سول سروس۔

بنی اسرائیل کے متعلق شاہان غیر اقوام کی تاریخ میں نبوکدنضر بادشاہ کا حال نہایت حیرت افزا اور دلچسپ ہے جس نے اپنے والد کی حین حیات میں بحیثیت کمانڈر انچیف بڑے بڑے کارہاے نمایاں کئے۔ اور اپنی سلطنت کو دور تک توسیع دی۔ اور اپنے والد کی وفات کے بعد اس کا جانشین ہو کر نبرد آزمائی اور فتوحات میں شہرت حاصل کی اور انتظام ایسی خوبی سے کیا کہ اس کی سلطنت بڑی مستحکم ہو گئی۔ اس کے فوج کے بڑے بڑے سردار اور ملک کے مدبران کسدیوں ہی میں سے تھے ملک کے اس نے ایک سو بیس صوبے بنائے جنپر کسدی ولیبرائے امور تھے۔ جب بنی اسرائیل کے ساتھ اس کی جنگ ہوئی تو اتفاق سے اس نے اُن کے درمیان سے بہت سے لوگ بھی اسیر کر لئے۔ ان میں سے بعض ایسے اشخاص کو اس نے چن لینا چاہا جو دانائی اور تدابیر ملکی میں یکتا ہوں۔ اس لئے اس نے اپنے موجودہ انتظام کے مطابق کئی ایک اشخاص کو چن لیا اور ان کو پولٹیکل معاملات میں تعلیم دی جو موجودہ انگریزی سلطنت میں سول سروس کے نام سے نامزد ہے۔ اس امر کا خاص ذکر دانیال کی کتاب میں بصراحت ملتا ہے۔ اکثر لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس کا یہہ عمل یہودیوں ہی میں محدود نہ تھا بلکہ دیگر مفتوح اقوام میں سے بھی وہ ایسے مدبر اور منتظم چن لیا کرتا تھا۔ یہاں ہم چندلمحہ کے لئے دانیل کی کتاب کی روشنی میں موجودہ سول سروس کے سلسلہ کو اس کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھینگے کہ اُس نے سول سروس کی تعلیم کس طرح دی اور جو اس کام کے لئے چنے گئے ان میں اس نے کن کن خواص کو لازمی ٹھہرایا۔ دانیل نبی اس کا یوں ذکر کرتا ہے۔ کہ" اور بادشاہ نے اپنے خواجہ سراؤں کے سردار اسپناز کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل میں سے اور بادشاہ کی نسل میں سے اور امیروں میں سے کئی ایک کو حاضر کرے۔ وہ ایسے جوان ہوں جنمیں عیب نہو۔ بلکہ خوبصورت اور حکمت میں ماہر اور ہر بات میں دانشور اور صاحب علم ہوں۔ اور جنمیں یہ لیاقت ہو کہ شاہی قصر میں کھڑے رہیں اور کسدیوں کے علم اور زبان سیکھنے کی قابل ہوں" (۱: ۳ و ۴)۔ اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملازمان سول سروس میں کیسے خواص ہونے چاہیے۔

(۱) اعلیٰ ذاتوں اور خاندان میں سے ہوں۔ عدل گستری اور انتظام ملکی کے لئے ضرور ہے کہ لوگ اعلیٰ خاندانوں میں سے اور معزز ہوں۔ کیونکہ جو شخص ایسے خاندان میں سے ہوگا۔ وہ اعلیٰ دماغ۔ اور اچھا منتظم اور اپنوں اور غیروں کی نظر میں باوقار۔ رعب دار ہوگا۔ مگر عوام میں ایسے خواص اکثر پائے نہیں جاتے وہ خواہ کتنا ہی بڑھ جاویں انہیں کمینگی۔ بے انتظامی۔ طرفداری۔ اکثر ہوا کرتی ہے بہمیدگی کسر ہوتی ہے۔ لوگ اُسکی اصلیت کو دیکھتے اور ویسا ہی خیال اپنے دلمیں اُسکی بابت جما لیتے ہیں۔ وہ خود اپنے اندر ایک قسم کا خار رکھتا ہے جو ہمیشہ اس کے اندر کھٹکتا رہتا ہے۔ انگریزی راج میں ایسے تحصیلدار اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دیکھے گئے ہیں جو ہندوں یا مسلمانوں کی ادنیٰ ذاتوں سے اس مرتبہ کو پہنچ گئے مگر اس مرتبہ کے شایان خواص انمیں بالکل نہیں پائے جاتے۔ سلیمان کا قول ہے کہ" غلام سے بادشاہی نہیں ہو سکتی"۔

(۲) وہ جوان اور خوبصورت ہوں۔ جیسا اثر خاندان اور ذات کا ہوتا ہے ویسا ہی اثر جسمانی شباہت اور قطع وضع کا بھی ہوتا ہے۔ قطع وضع اور ڈیل ڈول جسقدر خوبصورت اور دلکش ہوگی اسیقدر وہ حکمران بارعب و وقار ہوگا۔ یہہ دوسری بات پہلی خاصیت کی ممد و معاون ہے۔ اور اسکو زیادہ رونق بخشتی اور مفید بنا دیتی ہے۔ جوانی اور خوبصورتی میں کام کرنے کی ایک خاص طاقت ہوتی ہے جو بڑا اپنے

باڑکپن میں اور بدصورتی میں نہیں ہوتی۔ اگر یہ نہو تو اُس کی شریف نژادی اور اعلیٰ خاندانی بھی کمزور پڑجاتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص اعلیٰ نژاد اور گریجوایٹ اور کام کرنے کی لیاقت رکھتا ہے مگر اس کا پستہ قد اور بدصورتی اسکو اعلیٰ پایہ تک پہنچنے کے راستہ میں سد راہ ہوتی ہے۔ اور وہ ایک وقت تک مایوس رہتا ہے

(۳) الکی ذہنی قابلیت اور طبعی جولانی اور لیاقت ایک اور خاص صفت ہے جو اول الذکر ہر دو صفات کو قوت دیتی ہے۔ اور جو سول سروس کے امیدواران میں ہونی لازمی ہیں۔ یہہ خوبی تمام خوبیوں کی سرتاج ہے۔ اگر کوئی شخص شریف خاندان میں سے خوشمنظر اور موزون ڈیل ڈول کا ہو اور اس میں اس کام کی ذہنی قابلیت اور طبعی جولانی نہو تو وہ شخص اس کام کے اور مرتبہ کے بالکل لایق اور حسب حال نہ ہوگا۔ کوتاہ اندیشی اور طرفداری۔ اور قوت فیصلہ کی قلت ہوگی۔ اس کے کام میں ہمیشہ غلطیاں اور نقص پیدا ہوں گے۔ اس سے رعایا کا بڑا زیان ہوگا۔ رعایا کی نظروں سے وہ گر جائیگا سرکار کا اعتبار اس پر سے اٹھہ جائیگا ؛

(۴) اعلیٰ خاندانی۔ خوبصورتی اور نوجوانی ذہنی قابلیت اور طبعی جولانی کے بعد بنوکد نصر کہتا ہے کہ ان کی تعلیم بھی باقاعدہ طور پر علوم و فنون و ملکی قوانین میں ہوئی۔ ان جوانوں کو جنکو اس نے حسب منشا خود ان مذکورہ بالا اوصاف سے متصف پایا اب وہ انکو کالج میں برائے تعلیم بھیجتا ہے چنانچہ آجکل بھی ایسے کالج اور امتحان موجود ہیں۔ اور لوگ تعلیم پا کے کامیاب ہوتے ہیں۔ مگر ان کو چاہیے کہ انگریز افسران سول سروس کی سی حب الوطنی۔ عدل گستری۔ بےطرفداری۔ اور اپنے معاملہ میں بالکل صفائی اور متانت بھی سیکھیں مگر ہماری ہندوستانی ملازمان سول سروس میں یہ باتیں بہت ہی کمیاب ہیں۔ اور وجہ بھی یہی ہے کہ ہماری ہندوستانی رعایا اپنے ہندوستانی ملازمان و افسران سول سروس سے بہت ڈرتی ہے۔ زیادہ تر لوگ یہی پسند کرتے ہیں کہ ہمارا معاملہ کسی انگریز جج یا ڈپٹی کمشنر کے پاس جائے۔ جہاں سے انکو انصاف کی امید بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اکثر مقامات میں دیسی حکام سے ناراض رہتے ہیں۔ کیونکہ ان افسران میں پارٹی فیلنگ بہت ہوتی ہے ہندو افسر ہندوؤں کو اور مسلمان افسر مسلمانوں کو زیادہ اسامیاں دیتے ہیں۔ اور یوں افسروں اور رعایا میں شکر رنجی اور کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ رعایا کی جانب سے اپنے دیسی افسران کے خلاف اعلیٰ انگریزی افسران کے پاس شکایات اور میموریلس بھیجے جاتے ہیں ؛

ہمنے مذکورہ بالا مختصر سے نوٹ سے دیکھ لیا کہ بنوکد نصر نے اس سلسلہ ملازمت میں کیسی دانائی اور دوربینی سے کام لیا۔ اس نے سول سروس میں کیسے کیسے خواص کی تلاش کی۔ انکو کیسے اعلیٰ علوم و فنون کی تعلیم دی۔ یہہ ایک نمونہ ہے جسپر عمل کرنے سے بہت سے عملی نتایج مرتب ہو سکتے ہیں اور سلطنت پایہ استحکام تک پہنچ سکتی ہے ؛

انگلستان اور ویلز کے پاگل خانوں کی رپورٹ لارڈ چنسلر کے پیش ہوگئی ہے۔ اس کے حساب کے مطابق سن رواں کی یکم جنوری کو ۱۲۱۹۷۹ دیوانے ویلز اور انگلینڈ میں زیر علاج و حفاظت تھے۔ اس میں یکم جنوری ۱۹۰۵ء کی تعداد میں ۲۱۵۰ کا اضافہ ہوا ۱۹۰۴ء میں ۲۲۳۰ ۱۹۰۳ء میں ۳۲۳۵ ۱۹۰۲ء میں ۳۲۳۵ ۱۹۰۱ء میں ۳۲۵۱ کا اضافہ تھا یکم جنوری ۱۹۰۵ء میں انگلینڈ اور ویلز میں کل تعداد دیوانوں کی ۳۶۷۶۲ تھی۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۶ء میں ۱۲۱۹۷۹ تھی۔ یعنی ۸۰ر۳۱۴۲ فیصدی کے حساب سے زیادتی ہوئی۔ اور عام آبادی اس عرصہ میں ۷ء۵۵ کے حساب سے زیادہ ہوئی ؛

ہند کی ۳۰ کروڑ آبادی میں سے ۲۰ کروڑ ہندو ہیں جنمیں سے اکثر سخت بت پرست ہیں ۶ کروڑ ۱۰ لاکھ محمدی ہیں جو جاہل اور مجنون ہیں۔ باقیوں میں سے ایک کروڑ بدھ ہیں۔ اس ملک میں ۴۷ خاص دیسی ۱۱ ایشیائی دیگر بولیاں اور یورپ کی ۱۲ بولیاں بولی جاتی ہیں۔ ان ۳۰ کروڑ میں سے ۴ کروڑ لکھہ پڑھہ سکتے ہیں۔ ۴ کروڑ عورتیں ہیں جو زنانوں میں رہتی ہیں۔ ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ عورتیں مجبوراً بیوہ ہیں۔ ایک لاکھ کوڑھی ڈیڑھ لاکھ گونگے اور ۳ ½ لاکھ اندھے ہیں (مخزن مسیحی)

دنیا میں محمدیوں کا شمار قریب ۲۰ کروڑ کے ہے۔ یورپ میں پچاس لاکھ۔ افریقہ میں ۶ کروڑ اور باقی ایشیا میں ہیں ؛

حساب سے معلوم ہوا ہے کہ صرف صوبجات متحدہ میں اسقدر سنڈے سکول ہیں کہ باقی کل دنیا میں اسقدر نہیں ہیں۔ یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ شمالی اور جنوبی امریکہ۔ اور بحری جزائر کے پروٹسٹنٹ سنڈے سکولوں اور ان کے استادوں اور طلبار کا شمار حسب ذیل ہے۔ مدرسے ۲۶۹۰۵ء۱۰ استاد ۲۴۱۴۷۵۰۷ طلبار ۲۳۴۴۲۹۹۳۔ صرف صوبجات متحدہ میں ۱۳۹۸۱۷ سنڈے سکول۔ ۱۴۱۹۸۹۷ استاد اور ۱۱۴۹۳۵۹۱ طلبار ہیں۔ صوبجات متحدہ کے بعد انگلستان اور ویلز ہیں جہاں اس شمار کے نصف سے کچھ زیادہ شمار ہے۔ یونان سب سے آخری ہے وہاں صرف ۴ سنڈے سکول ۱۷ استاد اور ۱۰۰ طلبار

ہیں۔ (مخزن مسیحی) ؁

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر راوی ہے کہ ہائی کورٹوں نے تو یہہ فیصلہ دیا تھا کہ بیرسٹر نہ موکل پر دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ موکل بیرسٹر پر کیونکہ قانونی فسانہ کے مطابق سمجھا جاتا ہے کہ بیرسٹر آنریری طور پر قانونی صلاح دیتا ہے۔ لیکن ملک برہما کی چیف کورٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ بیرسٹر ایسا دعوے وصولی فیس کے لئے کر سکتا ہے ؁

جنوبی ہند کے ہندو بھی کیسے وہم پرست اور بے درد ہیں کرتیلگو کے علاقہ میں اکثر مقامات پر سور۔ بکرے اور مرغ بطور مذہبی رسوم زندہ سولی پر چڑھائے جاتے ہیں پجاری لوگ قربان شدہ جانوروں کا خون پیتے ہیں۔ اسی طرح کولمبیا تور اور دیگر مقامات میں دسہرا کے تہوار کے وقت سیوں تک زندہ بکرے بکریاں سڑک میں باندھ دیئے جاتے ہیں اور ایک بڑا بھاری رتھ ان پر چلا دیا جاتا ہے جس کے دباؤ سے وہ سب کے سب مر جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ ہندو لوگ اپنے آپکو نرم مزاج اور غریب قوم کہیں اور ان کے جنوبی ہند کے ہندو بھائی ایسی بے دردی کا عمل کریں جو کسی ذی عقل اور باہوش انسان کے سامنے روا نہیں ؁

ایلاسکا میں ایک قسم کی مچھلی دریافت ہوئی ہے جو سوکھ جانے پر ایک عمدہ بتی کا کام دیتی ہے۔ اس کام کے لئے اُس کی دم ایک لکڑی میں گاڑ دی جاتی ہے اور اُس کی ناک میں آگ لگا کر اس کو روشن کر دیا جاتا ہے۔ اس سے تین بتیوں کی طاقت کے برابر روشنی پیدا ہوتی ہے اور قریب تین گھنٹوں تک روشن رہتی ہے۔ خدا کے کارخانہ میں کیسے عجیب و غریب حیوانات ملتے ہیں جنکو دیکھ کر انسان حیران رہجاتا ہے اور ان سے کیسے کیسے فائدہ اٹھاتا ہے۔

بنگری کے ضلع تسوا کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں زہر سے اموات کی کئی ایک عجیب وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔ چنانچہ پبلک پراسیکیوٹر کی ہدایت سے وہاں کے لوکل احاطہ گرجا گھر میں سے قریباً ۳۵ قبریں کھولی گئیں اور مردوں اور عورتوں کی لاشیں جو گذشتہ سال فوت ہوئے تھے ایک میڈیکل کمشن کے حوالہ کی گئیں جنہوں نے ہر ایک لاش میں سے کچھ کچھ حصہ لیا اور اُسکو ڈاکٹری دریافت کے لئے پیش کیا تحقیقات کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سب آدمی اور عورتیں زہر دیکر مارے گئے ہیں۔ اس تحقیقات کے رو سے دو دہقانی مستورات گرفتار ہوئیں جنکی بابت کہا جاتا ہے کہ یہ زہر کی تجارت کیا کرتی ہیں اور زہر ان آدمیوں کے ہاتھوں میں فروخت کیا کرتی تھیں جو اپنے آپکو اپنی بیویوں سے آزاد کر دینا چاہتے تھے۔ اور ان عورتوں کے ہاتھ بھی زہر فروخت کیا کرتی تھیں جو اپنے آپکو اپنے خاوندوں سے آزاد کرنا چاہتی تھیں۔ علاوہ اس کے پانچ دہقانی مرد اور دو عورتیں بھی گرفتار کی گئی ہیں جنہوں نے اپنی منگیتروں کو زہر دیکر مار ڈالا تھا۔ امید کیجاتی ہے کہ اور ملزم بھی اس قسم کے گرفتار کئے جائینگے کیونکہ تحقیقات تاہنوز جاری ہے

بڑے بڑے غباروں کے سفر کی تاریخ ۔ مسٹر لیسلی کمل ۲۷ر نومبر کو اپنے ہوائی جہاز میں جسکا نام ولیو تھے ہر سوار ہو کر ونیڈ سور تھ سے روانہ ہوا اور سیکس میں ۵ بجے پہنچا اور سمندر کی کھاڑی سے گزر کر اٹیکٹ میں پہنچا اور رات کے وقت امئیس اور رائمیس اور کاونٹ سے گزر کر دوسری صبح دیوی پہنچا جو جھیل جنیوا کے کنارے ہے۔ یہہ کل سفر ۴۰۲ میل کا تھا اور ۱۷ گھنٹے میں طے ہوا تھا ۱۹۰۶ء کی ۲۷ر نومبر میں نیو ڈ نامی ایک ہوائی جہاز ۱۷ گھنٹوں تک ہوا میں رہا۔ ایم جکیس ڈی بلسان نامی ایک ہوائی جہاز تھا جس نے ۲۷ گھنٹوں میں روس کے اندر رو قشتے سے رو یونڈ نو تک ۵۴۰ میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔ پھر کامٹ کا شلن ڈی سینٹ وکٹر نے پارس سے وٹرک واقعہ سویڈن تک ۷۵۰ میل کا سفر ہوا میں کیا۔ پھر ایک ہوائی جہاز بال رو لیٹر نے پارس کے محاصرہ کے وقت مقام لیپلینڈ تک ۱۴ گھنٹے ۴۰ منٹوں میں ۷۴۴ میل کا فاصلہ طے کیا۔ اور حال کی انٹرنیشنل ورڈ میں جو یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ہوئی ۲۰۰ سے ۴۰۰ میل تک کا فاصلہ طے کیا۔ مگر سب سے زیادہ رفتار اس ہوائی جہاز کی تھی جو ۱۹۰۰ء میں فرانس سے روانہ ہو کر وشیف واقعہ روس میں جا اترا۔ اس نے کل ۱۱۹۵ میلوں کا فاصلہ ۳۵ گھنٹوں اور ۴۰ منٹوں میں کیا تھا۔ ان تاریخوں کے ورق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوائی جہاز رانی نے یورپ میں کیسا کمال پیدا کیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ آسمانی سیر ارزاں اور عام ہو جائیگی اور بہت سے فایدہ اس سے صادر ہوں گے ؁

مُراسلات

سنتوکھ ماجرہ کلیسیا اور سنہ ۱۹۰۶ء

امریکن پربسٹیرین مشن کو گورنمنٹ کی جانب سے ضلع کرنال تھانہ راجوند تحصیل کیتھل میں یہہ قطعہ جنگل عنایت ہوا ہے کہ اسکو آباد کرے ؁

مشن موصوف نے بڑی محنت اور کوشش اور دانائی سے اس جنگل میں ایک مسیحی گانوں آباد کیا ہے یہ

یہ جگہ ریلوے اسٹیشن سے بہت دور ہے۔ ریلوے اسٹیشن جیندھ سے ۱۶ کوس کیتھل سے ۱۲ کوس اور کرنال سے ۳۰ کوس ہے ؀

آبادی خورد وکلان ۱۸۲ شرکار اس گاؤں میں ہیں ؀

طرز معاشرت یہہ سب لوگ زمینداری کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ تالاب کا پانی پیتے ہیں۔

مذہبی حالت۔ یہان کلیسیا کی انتظام پورا پورا ہے یہہ کلیسیا۔ جان مینوئیل نام پاسبان رکھتی ہے اور تین قسیس۔ جنام۔ ولیم اسٹریٹ بخپن بدہ رام وحکم چند اور ایک ڈیکن جنام نہال داس رکھتی ہے عبادتیں باقاعدہ اتوار کو اور بدھ کو اور سبت اسکول بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں یہان شام کو پریر میٹنگ برابر ہوتی ہے اور خورد وکلان ان عبادتوں میں شوق سے حاضر ہوتے اور روحانی باتون کے سیکھنے میں کوشش بھی کرتے۔ تاہم ع صلاح دار خار است باشاہ گل۔ کمزوریان بھی ساتھ دیتی رہتی ہیں

اخبار اور دینی کا غذات۔ نور افشان اور مخزن مسیحی دو دینی اخبار یہان آتے ہیں اور اُن کے روحانی مضامین سے کلیسیہ فائدہ اٹھاتی ہے؀

ڈاکٹر ایم بی کارلیٹن صاحب بڑی محبت اس کلیسیہ سے رکھتے ہیں اور ۱۲ کا پیان شاہی خدمت کی اُن کی مہربانی سے یہان آتی ہیں۔ اور لوگ بہت ہی شوق سے اس اخبار کو پڑھتے اور اس کے منتظر بھی رہتے ہیں۔ علاوہ ازین اور بھی کاغذات روحانی مضامین کے وہ بھیجتے رہتے ہیں۔

پادری ای۔ ای فائیف صاحب بھی پاسبان کی امداد۔ کتابون سے کرتے رہتے ہیں۔

درس۔ سنتوکھ ماجرہ۔ میٹنگ کمیٹی کے پادری صاحبان جب جب تشریف لاتے ہیں ا پنے روحانی اور پر تاثیر وعظون سے کلیسیہ کو تازہ دم کرتے رہتے ہیں۔

پادری جے۔ ان۔ ہائیڈ صاحب بھی ایک مرتبہ یہان تشریف لائے اور تین دن یہان درس دیتے اور لوگوں کے گھروں پر جاجا کر شخصی گفتگو کرتے رہے اور کلیسیہ کو بہت روحانی ترقی حاصل ہوئی۔

عبادت خانہ۔ وہ عبادت خانہ جسمیں یہہ کلیسیہ عبادت کرتی ہے۔ کلیسیہ کے بڑھ جانے سے بہت چھوٹا ہو گیا ہے۔ اگرچہ پرسبیٹری کی طرف سے کچھ روپیہ عنایت ہوا ہے اور کلیسیہ نے بھی کچھ روپیہ جمع کیا ہے۔ تو بھی یہہ رقم ایسی قلیل ہے کہ حسب دلخواہ اس کی حیثیت بدل نہیں سکتی ہے لہذا اسٹشن کا ارادہ ہے کہ بہت ہاتھون کی مدد سے۔ جو غیرت مند مسیحیوں کی جیب سے پڑ کتے جاویں۔ یہہ گرجا بالکل نیا۔ بڑا۔ اور پختہ بنایا جاوے۔

حضرت موت۔ اس سال موت نے کئی ممبران کو فردوس میں پہنچا کر دنیا۔ گناہ۔ شیطان کے وبال سے سبکدوش کر کے ابدی آرام میں پہنچا دیا۔ ماہ مئی میں قسیس بخپن بدہ رام کی زوجہ جولیانہ اور ڈیوڈ مینوئیل کا ایک چھ مہینے کا بچہ۔

نومبر ۳۰ کو خوشالہ عیسائی کی لڑکی۔

دسمبر ۱ کو مسٹر چارلس پوسٹ ماسٹر لاڈوہ کی برس کی لڑکی۔

دسمبر ۲ کو پاسٹر جان مینوئیل کی ایک برس اور پانچ مہینے کی لڑکی گذر گئی۔

بیماری ابھی کئی بچے چیچک کی بیماری میں مبتلا اور نازک حالت میں مبتلا ہیں۔ ایک بھائی جیرام نامی کو اور دھنگ کا مرض ہو گیا دونون ٹانگیں ماری گئیں۔ اور بتاریخ ۱۵ دسمبر فوت ہوا ایک بھائی جیون نامی نمونیہ کی بیماری میں مبتلا ہے۔

التماس بخدمت لواحقان سنتوکھ ماجرہ۔ جناب محبان کلیسیہ سنتوکھ ماجرہ ۔ اسمیں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ ہنٹد صند اور پرسبیٹری لودیانہ اور میٹنگ کمیٹی سنتوکھ ماجرہ شب وروز دعا ومناجات۔ وعظ ونصیحت اور انتظام مالی سے اس غریب کلیسیہ کو سنبھال رہی ہے۔ جس کے واسطے کلیسیہ بھی شب وروز شکر گذار ہے اور دعائے خیر کرتی رہتی ہے ؀

لیکن دو پہلو اس کلیسیہ کی حالت کے بالکل ترسناک اور قابل غور اور زود علاج کے ہیں۔

۱۔ شفاخانہ۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ یہہ گاؤن ریل کے اسٹیشن سے بہت دور ہے۔ اس کے قرب وجوار میں سوائے کیتھل اور جیندھ اور کرنال کے نہ تو ریل کا اسٹیشن اور نہ شفاخانہ ہے۔ اگر اتنی دور سے کوئی دوا لیئے جاوے۔ تو ع تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گذیدہ مردہ شود کا مصداق ہوتا ہے بس جب کوئی یہان بیمار پڑتا ہے تو یہہ شمر اس غریب کے حسب حال ہوتا ہے ع در و دیوار پر حسرت سے نظر کرتے ہیں۔ خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں۔ اور رشتے دار اور دوست۔ سوائے مایوسی اور حیرت کے آنسوں کے جو شیشہ جگر کو توڑ کر نکلتے ہیں اس مرتے ہوئے کو مایوسی سے خشک لبوں کو تر کرنے کو کچھ اور پیش نہیں کر سکتے ہیں۔

ہمارا خداوند یسوع ہماری نہ صرف روحانی فکر رکھتا تھا۔ بلکہ جسمانی بھی وہ مریضوں کو تندرستی بھی بخشتا تھا اور اندھے کی آنکھہ پر مٹی لگاتا تھا۔ بہرے کے کانون میں انگلی ڈالتا تھا۔ مذکورہ بالا متوفی مر گئے اور ہمارے دلوں پر یہہ داغ لگا گئے کہ ہمنے انکا علاج نہیں کیا ؀

اس کلیسیہ کی دست بستہ مناجات ڈاکٹر ایم بی کارلیٹن صاحب سے جنکے والد کے قدموں نے



یہان جھنڈا گاڑا ہے اور بعد ازان جملہ پیشترین ناظرین مضمون ہذا سے درخواست ہے۔ اپنے دست فیض سے خرچ کرکے ایک ہسپتال یہان قائم کریں۔ کہ عیسائی بیچارگی سے نہ مرین۔ آپکو دعا کریں دوسری درخواست یہہ ہے اور حقیقت میں درخواست کہنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ فینچنگ کیٹی کے میر مجلس جناب پادری ای۔ ای۔ فالیق صاحب نے مدرسہ کی ضرورت پر ایک مؤثر وعظ بھی فرمایا تھا اور اس کی ضرورت کو دیر سے محسوس بھی کر رہے ہیں ۞

صاحب موصوف کی تحریک کا نتیجہ یہہ ہے کہ کلیسیہ اس ضرورت کو تو محسوس کرتی ہے۔ پر اس قدر طاقت نہیں رکھتی کہ ایک استاد نوکر رکھکر بچون کو تعلیم دلادے اس بھاری ضرورت کو رفع کرنے کے واسطے بھی کلیسیہ اپنی فینچنگ کیٹی کے دستان فیض کی طرف بڑی عاجزی اور پر یقین امید کے ساتھ تاک رہی ہے۔ اور اپنی خواہش کے ثبوت میں والدین وعدہ کرتے ہیں کہ فی بچہ ۲ر مہینہ دینگے ۞

راقم

جے۔ بینویل۔ پاسبان۔ از سنتو کھ ماجرہ

آرین عقاید کی تردید دیانندی قلم سے نمبر ۶

سوامی دیانندی جی مہاراج اوپدیش منجری صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ چونکہ خدا سرو شکتیمان ہے اس لئے اسکو کسی پیغمبر کو اوپدیش وغیرہ کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں سوامی جی نے غیر مذاہب کی الہامی کتب کو درجہ الہام سے گرانے کی جو تجویز سوچی وہ یہی ہے اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اپنا کلام کسی بشر کے وسیلے نہیں بھیجتا بلکہ اپنی لاانتہا طاقتوں کے وسیلے یونہی کسی روڑی پر پھینک دیتا ہے ناظرین کیا آپ کے خیال شریف میں آسکتا ہے کہ کسی پیغمبر کو دنیا میں بھیجنے سے خدا کی پاک طاقتوں کو بٹہ لگ سکتا ہے یہہ صرف سوامی جی کا ہی عجیب و غریب دماغ ہے جس سے ایسی ایسی دل خوش کن باتیں نکل رہیں افسوس کہ ان لوگوں نے اس مردہ لاش یعنی ویدک تعصب کو کسطرح دوبارہ سرسبز کرنا چاہا کہ سوامی جی مہاراج کو غیر مذاہب سے الہامی کتب کا نام سنکر اتنا جوش آتا ہے کہ اپنے سے باہر ہو جاتے اور جو کچھ کہ اس زبان مبارک یا قلم مبارک سے نکلے خدا کی مرضی وہ ایسا ہوتا جو اپنے ہی مخالف ہوتا تھا چنانچہ یہان بھی اپنی اس عادت سے نہیں ٹلے بلکہ اس دو فقرہ عبارت کو لکھکر اپنے عقیدہ کو کیسا نقصان پہنچایا ذرا غور کرو انسانون کو کلام دینے کا ایک عمدہ قانون ہے جو کہ عین قانون فطرت کے مطابق ہے اور میں ثابت کرونگا کہ سوامی جی بھی مانینگے لیکن اس مذکورہ تحریر سے یہہ نکلتا ہے کہ خدا اپنا کلام آدمیون کے وسیلے سے دنیا میں اگر بھیجدیوے تو اسکی طاقتوں میں فرق ثابت ہوتا ہے لیکن افسوس اس قلم پر جو خود کردہ کو شامت ہے ناظرین آپ جانتے ہیں کہ اس اصول سے غیر مذاہب کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ ضرر ہر گز رد سوامی جی ہی کی تحریر پر پہنچتی ہے کونسی تحریر؟ دیکھو شرائط الہام مندرجہ بھومکا وغیرہ کتب شرط تیسری یہہ ہے کہ الہام قانون فطرت کے مطابق ہو اب آریہ صاحبان ثابت کریں کہ اگر خدا کا کلام انسانوں پر نازل ہونے سے اسکی طاقتوں کا محدود ہونا پایا جاتا ہے تو وہ کونسا طریقہ قانون قدرت کے مطابق ہے جس سے الہام ہونا چاہیے میں جانتا ہون آریہ سماج کے پاس کوئی طریقہ بھی ایسا مقرر نہیں جو بتا سکتے ہیں پھر افسوس کہ ایسے عقاید رکھکر سائنس کا جھنڈا اور وید کا جھنڈا ایک جا اوڑانے کے خواہشمند ہیں سوامی جی کے پاس جو کچھ دھرا تھا وہ کچھ تو ظاہر کرکے غیر مذاہب کی الہامی کتب کو درجہ الہام سے نیچے گرادیا لیکن افسوس کہ جب اپنی باری آئی اور وید و نکی الہام کے طریقہ کو غور سے تلاش کرنے لگے تو دروغ گورا حافظہ نباشد پر عمل کرکے وہی کچھ لکھدیا جسکی تردید کراتے تھے کیونکہ اس لئے کہ گھر پر چوٹ آتی تھی ویدوں کے الہام کا نور کافور ہوتا تھا دیکھو کتاب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۸ علت کے بغیر معلول نہیں ہو سکتا جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھکر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب انکو کوئی سکھلانے والا مل جاوے تو عالم ہو جاتے ہیں نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی آدمی عالم نہیں ہوتا اسی طرح اگر پرماتما اول ابتدائی پیدایش کے رشیوں کو وید نہ پڑھاتا اور نہ وہ لوگوں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہ جاتے؟ ۞

واہ جی واہ یہہ ہیں حضرت دیانندجی مہاراج جنہوں نے ساری دنیا کے سدہار کا ٹھیکہ لیا ہے اور لطف یہہ کہ اپنی ہی کسی بات میں ثابت قدم نظر نہیں آتے سچ ہے

شبیہ مد نظر ہے کسکی کہ کوئی پوری نہیں اوترتی
خیال تنگ آگیا ہے نقشے بنا بنا کر مٹا مٹا کر

باقی آیندہ

راقم

رحمت مسیح از شاہ کوٹ ضلع گجرانوالہ

برلن کے محکمہ تندرستی کیطرف سے شایع کیا گیا ہو کہ پروفیسر کوچ صاحب نے نیند کی بیماری کا علاج دریافت کرلیا ہے بینٹنڈروائس کمپنی نے اونکی عدالت سے مقدمہ جیت لیا ہے ۞

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دمن اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں سے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	۲؍	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۱؍	″
″ ″ پچیس ″ ″ ″ ″	عہ	″
″ ″ پندرہ ″ ″ ″ ″	۱۲؍	″

ادنی ترین نرخ　　۱۲؍　　سالانہ

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے ؎

المشتہر

پادری اے جی میگا و الموڑہ یوپی صوبجات

پرسبٹیرین بیواؤن و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۶۰ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ شخص اس میں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت مین اور بچون کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۲؍

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ″ ۳؍ ″ ۲؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؎

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گا	۱؍	ے
چوتھائی کالم	۱؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	اعہ
پورا کالم	عہ	اعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ ما بعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؎

(نوٹ)

نامہ نگار اپنی اپنی تحریرون کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۱۰؍

″ ″ معہ محصول ڈاک ۱۲؍

″ ″ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی اے ایڈیٹر و ڈنانا و منیجر پر دو نور افشان ساکن پہلور کیواسطے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام وائیلی برادرس کے چھپا